جمعرات 31- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

جمعرات 31- دسمبر 1998ء 11 رمضان 1419 ہجری - 31 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 293

روزہ داروں کا اجر

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہوں گے جن کے اندرونے باہر سے اور خارجی حصے اندر سے نظر آتے ہوں گے۔ اس پر ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا یا رسولؐ اللہ یہ بالاخانے کن لوگوں کے لئے ہیں فرمایا۔ یہ ان کے لئے ہوں گے جو خوش گفتار ہوں اور ضرورت مندوں کو کھانے کھلانے والے ہوں' روزوں کے پابند ہوں اور راتوں کو نماز پڑھیں جب لوگ سوئے ہوتے ہیں۔ (جامع ترمذی کتاب البروالصلہ باب قول المعروف)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

رمضان کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا مل جائے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان کی اصل غرض اور فائدہ یہی ہے کہ خدا مل جائے۔ خدا تعالیٰ کو ہمارے بھوکے پیاسے رکھنے سے کیا فائدہ ہے۔ (-) دراصل یہ انسان کو سبق دیا گیا ہے کہ اس کی فردی اور قومی زندگی صرف خدا کے لئے ہی ہونی چاہئے۔ اگر کوئی رمضان سے یہ سبق حاصل نہیں کرتا۔ تو پھر اس کا بھوکا اور پیاسا رہنا محض بھوکا اور پیاسا رہنا ہی ہے۔ اس کی بھوک اور پیاس خدا کے لئے نہیں ہے۔ اس نے سوائے اس کے کہ قانون قدرت توڑا اور کچھ نہیں کیا۔ اگر ایک شخص کھانا نہ کھائے اور بھوکا رہ کر مرجانا چاہے تو وہ شریعت کا گنہگار ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی شادی نہ کرے اور کہے خدا تعالیٰ کو اس سے کیا یہ میرا ذاتی کام ہے تو وہ بھی گنہگار ہو گا۔ قرآن کریم میں اسے ناپسند کیا گیا ہے۔ اور رسول کریم ﷺ نے شادی نہ کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ آوارہ گردی میں مرگیا۔ پس کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ شادی کرنا میرا ذاتی معاملہ ہے۔ خدا کو کیا ہے۔ میں شادی کروں یا نہ کروں۔ یا اسی طرح زندگی میری ذاتی ہے۔ اگر میں کھانا نہ کھا کر مرجاؤں تو خدا کو اس سے کیا کیونکہ قانون قدرت خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اور اس کی پابندی فرض ہے پس اگر کوئی شخص روزہ کی غرض اور مقصد پورا نہیں کرتا۔ تو بھوکا پیاسا رہ کر قانون قدرت کو توڑنے کا گناہ گار ہوتا ہے۔

روزہ کی غرض یہی ہے کہ انسان اپنی ذاتی اور قومی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ اگر روزہ رکھ کر کوئی شخص یہ آمادگی اور تیاری اپنے اندر پاتا ہے۔ تو بے شک وہ روزہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن جب ذاتی قربانی کا مطالبہ ہو تو وہ اپنے آپ کو اس کے لئے تیار نہ پائے یا جب قومی قربانی کا مطالبہ ہو تو اس کے لئے آمادگی نہ رکھتا ہو۔ تو سمجھ لے کہ روزہ کا اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جس شخص کو ذاتی یا قومی قربانی کے وقت سستی یا کسل ہو۔ اس کا روزہ رکھنا بے فائدہ ہے۔ اور قانون قدرت کو توڑنا ہے۔ اور جو قانون شریعت کی پابندی نہ کرتا ہوا قانون قدرت کو توڑتا ہے وہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔ پس اس مبارک مہینہ میں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس سے برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ معمولی تکلیف سے روزہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے روزہ نہ رکھنے کا عذر بیماری رکھا ہے۔ 2۔ یا سفر اس کے بغیر روزہ نہ رکھنا خدا تعالیٰ کے حکم کو توڑنا ہے۔ تو بیمار یا بیماری کی حالت کو چھوڑ کر (بیماری کی حالت میں اس لئے کہتا ہوں کہ بیماری کی تعریف اتنی محدود ہے کہ بعض بیماریاں اس میں سے نکل جاتی ہیں۔ مثلاً بڑھاپا۔ بوڑھے آدمی کو بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ ایسے آدمیوں کو چھوڑ کر) جو انسان بالغ ہو چکا ہو۔ اس کا فرض ہے کہ روزہ رکھے۔ ہاں بچوں پر جو بالغ نہ ہوئے ہوں یا عورتوں پر جنہیں ماہواری ایام آئے ہوں۔ روزہ فرض نہیں روزہ کا بچپن اور ہے اور نماز کے لئے اور۔ یہ بات میں نے گزشتہ سال بہت تفصیل سے بیان کی تھی۔ نماز کے لئے تو 10-11 سال کی عمر تک بچپن ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن روزہ کے لئے بچپن اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بچہ پوری طاقت حاصل نہیں کرلیتا۔ اس وجہ سے مختلف بچوں کا یہ بچپن مختلف ہوتا ہے۔ جو 15 سے 20 سال کا ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچپن کی عمر میں بچے تھوڑے تھوڑے روزے ہر سال رکھیں۔ تو اچھا ہے۔ اس طرح انہیں عادت ہو جائے گی۔ مگر بہت چھوٹی عمر میں اس طرح بھی روزہ نہیں رکھوانا چاہئے۔ یہ شریعت پر عمل کرانا نہیں۔ بلکہ بچہ کو بیمار کرکے ہمیشہ کے لئے ناقابل بنانا ہے۔ یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ بچہ کا روزہ ماں باپ کو مل جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے بچہ سے روزہ رکھوانا جو کمزور ہو اور اپنی جسمانی صحت کے لحاظ سے استوار نہ ہو چکا ہو۔ ثواب نہیں۔ بلکہ گناہ کا ارتکاب کرنا ہے۔ ہاں جب بچہ کی ضروری قوتیں نشوونما پا چکی ہوں تو ہر سال کچھ نہ کچھ روزے رکھوانے چاہئیں۔ تاکہ عادت ہو جائے مثلاً پہلے پہل ایک دن روزہ رکھوایا۔ پھر دو تین چھوڑ دیئے۔ پھر دوسری دفعہ رکھوایا ایک چھڑوا دیا۔ میرے نزدیک بعض بچے تو 15 سال کی عمر میں اس حد کو پہنچ جاتے ہیں کہ روزہ ان کے لئے فرض ہو جاتا ہے۔ بعض 16-17-18-19 اور حد بیس سال تک اس حالت کو پہنچتے ہیں۔ اس وقت روزہ رکھنا ضروری ہے۔

پس یاد رکھو روزہ فرض ہونے کی حالت میں بلاوجہ روزہ نہ رکھنا اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔

(خطبات محمود جلد 10 ص 118)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ان مبارک ایام میں وقف جدید کی وصولی کیلئے بھرپور کوشش کریں

(ناظم مال وقف جدید)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

31- فتح 1377 ھش   31 دسمبر 1998ء

نئے سال کا آغاز- ایک زندہ روایت

لندن کی ایک ٹھٹھرتی رات کا ذکر ہے- لیکن یہ رات لندن کی عام راتوں سے مختلف تھی یہ رات 31- دسمبر کی رات تھی سارا لندن عیش و نشاط میں غرق تھا، رقص گاہیں نوجوان جوڑوں کے رقص سے جھوم رہی تھیں- اور مے کدے رندوں کے دم سے آباد تھے یہ عیش و عشرت کا غلغلہ' یہ دنیاوی لذات کی ہماہمی' یہ ساز و آواز کی محفلیں ایک نئے سال کی آمد کی خوشی میں تھیں- لیکن ایسے میں لندن کی یہ جگمگاتی رات جو معنوی طور پر بے شمار تاریکیوں کا مجموعہ تھی ایک شخص کو دیکھ رہی تھی جو لندن کے ایک ریلوے اسٹیشن پر سردی سے بچاؤ کے لئے ایک گوشے میں کھڑا تھا اور گاڑی کی آمد کا منتظر تھا- اس نے بھی نئے سال کے استقبال کے لئے ایک طریق اختیار کیا وہ اسی گوشے میں اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا اس کی روح بنی نوع انسان کی بے راہ روی پر بے قرار ہوئی وہ خدا کے حضور تڑپ کر رو دیا- جب اس نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک شخص جو لندن کا باسی ہے وہ اس کے قریب کھڑا ہے اور اس کی پلکوں پر بھی آنسو چمک رہے ہیں- وہ شخص حیران ہوا اور پوچھا کہ میں تو اپنے رب کے حضور فریاد کناں تھا لیکن تمہیں کیا ہوا؟ تمہاری آنکھیں کیوں نم ہوئیں؟ اس دوسرے شخص نے جواب دیا کہ میں حیران ہوں کس طرح آج سارا لندن مئے ناب میں غرق اور عیش و عشرت کی محفلیں سجائے بیٹھا ہے اور تم اپنے خدا کے حضور کھڑے تھے اور وہ بھی رات کے اس لمحے میں- شاید تم جیسے لوگوں سے ہی یہ دنیا قائم ہے-

اپنے ماحول کے بالکل برعکس نئے سال کا اس انوکھے اور نرالے طریق سے آغاز کرنے والا وجود کون تھا- وہی جس کو خدا نے بعد میں خلعت امامت پہنائی اور وہ آج اہل لندن کو بھی اور تمام عالم کو بھی اسی خدائے واحد کے در پر لانے کے لئے پیہم مصروف عمل ہے- وہی آج کی دنیا کا یکتا اور منفرد وجود حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس کی محنتیں اور دعائیں دنیا میں ایک عظیم انقلاب کو جنم دے رہی ہیں-

رات بھر پگھلا دعا میں اشک اس کا وجود
تب کہیں یہ صبح نکلی ہے چمن پہنے ہوئے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 41

دعا کا اعجازی اثر

سیدنا حضرت مسیح موعود کے عاشق صادق حضرت میاں محمد خاں کے بغیر کپورتھلہ کی احمدیہ تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی- آپ کے بھائی حضرت میاں سردار خاں صاحب بھی آپ کے رنگ میں رنگین تھے اور ان کا سینہ بھی حضرت امام الزمان کی الفت و عقیدت سے اسی طرح پر تھا جس طرح سمند ربانی کے قطروں سے بھرا ہوتا ہے- آپ نے کپورتھلہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ذکر فرمایا کہ:-

"جب میں فارسی اسکول میں پڑھتا تھا تو بعض احباب کی تحریک سے حضرت نے میرے واسطے دعا کی اس دعا کا نتیجہ یہ ہوا

کہ ہر ایک امتحان میں میں سب سے اول نکلا اور افسروں نے مجھے اعلیٰ سارٹیفکیٹ دیئے جو مجھ سے پہلے کبھی کسی کو نہ ملے تھے"

(اخبار "بدر" 1- 8 جولائی 1909ء صفحہ 4)

"کتاب براہین احمدیہ" خاندان ولی اللٰہی کے مرید خاص کی نظر میں

حاجی پورہ ریاست کپورتھلہ کا ایک مشہور گاؤں ہے جسے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے خاندان کے ایک مرید خاص حاجی محمد ولی اللہ صاحب نے آباد کیا تھا وہ خود لکھتے ہیں:-

"اس عاجز نے جب سے ہوش پائی ہے اسی خاندان کو اپنا پیشوا گردانا ہے"

حاجی صاحب موصوف نے "براہین احمدیہ" جیسی معرکہ آراء کتاب کا مطالعہ کیا تو وہ دل و جان سے حضرت صاحب کے فریفتہ ہو گئے اور 22- جون 1885ء کو اس شاہکار کتاب کے متعلق آپ کی خدمت میں ایک مفصل مکتوب لکھا جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حاجی صاحب کے صاحبزادے اور رفیق حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ سے لے کر اخبار بدر 1- 8 جولائی 1909ء کے صفحہ 6 تا 8 میں سپرد اشاعت فرما دیا جس کا لفظ لفظ تحسین سے پر اور دلی الفت کا عکاس اور قابل مطالعہ ہے-

حاجی محمد ولی اللہ صاحب کی اس بیش قیمت تحریر کے صرف چند فقرے ملاحظہ ہوں:-

"اس زمانہ میں جو مذاہب باطلہ...... قرآن شریف پر پردہ ڈال رہے ہیں...... ضرور تھا اور لازمی تھا کہ خدا تعالیٰ کسی ایسے شخص کو واسطہ محافظت اپنے دین حق کی کرتا جو مخالفین کا من کل الوجوہ مقابلہ کرتا اور عام خاص کو تزلزل سے بچاتا سو شکر ہے خداوند کریم رحمان و رحیم کا کہ ہندوستان میں آپ کی ذات کو یہ شرف دیا (-) جو آپ نے اپنی کتاب کے متن اور حاشیوں میں حضور رسالت مآب ﷺ و قرآن شریف کے باب میں درج فرمایا ہے اس میں کوئی مسلمان...... سوائے آمنّا و صدّقنا کے زبان پر نہیں لا سکتا"

نیز لکھا "آپ کو خلعت اس فخر کا پہنایا گیا اللہ تعالیٰ اپنی عنایت رحمانی سے روز افزوں شرف یاب فرما دے- جو اشارات اور بشارات آپ پر نازل ہوئے ہیں اس کو اعلان فرما دے آمین ثم آمین

یہ کتاب ایسی اس زمانہ میں ہے جس کی ہر جگہ رائج ہونے کی ضرورت ہے"

الدّار- ارضی جنت کا مثالی نمونہ

حضرت میر مہدی حسین موج مجاہد ایران (وفات 31- اگست 1941ء) کی اہلیہ محترمہ کے قلم سے "الدار" قادیان کے روحانی ماحول کا نہایت دلآویز قلمی مرقع- آپ حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

"آپ باہمی محبت کی بہت تاکید فرماتے تھے...... نمازوں کی بہت پابندی کا حکم دیتے...... جب آپ تقریر فرمانے لگتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے دل میں' سینہ میں خیر خواہی کا اتنا جوش ہے جس کو کسی طرح دبا نہیں سکتے...... حضرت اماں جان سے جس طرح آپ ہر ایک کام میں اتفاق کرتے وہ ہمارے لئے ایک سبق تھا...... آپ زنانہ میں بھی نماز باجماعت پڑھاتے جس سے اور بھی تاکید جماعت کی نماز کی نکلتی ہے...... آپ باہر کی آئی ہوئی عورت سے خواہ مخواہ وہ کیسی ہی گھناؤنی حالت میں ہو بات کرنے میں جی نہ چراتے بلکہ خندہ پیشانی سے اس کی بات سنتے

آپ نے اپنے گھر کو اخلاق کے ساتھ بہشت بنا دیا تھا...... غرض کہ میں نے تھوڑے عرصہ رہنے میں بھی یہاں وہ نور دیکھا تھا جو دنیا بھر میں کہیں نہیں ملتا"

(اخبار بدر 12- مئی 1910ء صفحہ 2)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدیل احمد نعیم صاحب

اطاعت- کامرانی کا ذریعہ

اطاعت کے معنی فرمانبرداری، حکم ماننے اور پیروی کرنے کے ہیں۔

اطاعت کے ضمن میں اس بات کو مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے کہ اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا نام ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ

"اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پر عمل کرنے کا نام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا نام ہے خواہ وہ کسی کی عادت یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 15)

چنانچہ اطاعت کی روح اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب اپنی ذاتی خواہشات اور ذوق و شوق کو خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کر دیا جائے۔

اطاعت کی اہمیت

اطاعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں (-) پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔"

(الحکم 10- فروری 1901ء)

اب اس بات کا پتہ چلانے کے لئے کہ کون کون سی ایسی ہستیاں ہیں جن کی اطاعت مومنین پر واجب قرار دی گئی ہے۔ قرآن شریف کی سورۃ النساء پر غور کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ترجمہ "اے ایماندارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اسی طرح اپنے فرماں رواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم حکام سے کسی امر میں اختلاف کرو تو اگر تم اللہ اور پیچھے آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اور ان کے حکم کی روشنی میں معاملہ طے کرو۔ یہ بات بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھی ہے۔

(النساء-60)

مندرجہ بالا آیت میں خدا اور رسول کی اطاعت کا بغیر کسی شرط کے حکم دیا گیا ہے مگر حکام کی اطاعت کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی بات میں ان سے اختلاف ہو جائے تو اختلاف کو دور کرنے اور صحیح راہ متعین کرنے کا معیار خدا اور اس کے رسول کے احکام ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت

قرآن کریم میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ دینی نقطہ نظر سے عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ رب العزت ہی کی ذات ہے وہی خالق و مالک ہے اسی نے تمام جہانوں کو تخلیق کیا ہے ہمارا مقصد حیات بھی یہی ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک کو پہچانیں، اس کی بندگی بجا لائیں اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے مراد یہ ہے کہ جن جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس پر ہم پوری طرح سے کاربند رہیں۔ چنانچہ ہم صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے نیک اور فرمانبردار بندے بن سکتے ہیں جب ہم اس کی عبادت کریں اور اس کے سوا کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اس سے محبت قائم کرکے اس کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین پیدا کرکے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرکے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

"نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا کر لے اور نہ صرف یقین بلکہ اطاعت کے لئے بھی کمربستہ رہے اور اس کی رضامندی کی راہوں کو شناخت کر لے۔"

(حقیقۃ الوحی ص 197)

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بھی بے حد ضروری ہے۔ نبی کی اطاعت اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ اللہ عزوجل کے احکام کو اس کے بندوں تک پہنچاتا ہے۔ جیسا کہ خود قرآن کریم اس کی گواہی دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ

"یہ رسول اپنے پاس سے کوئی حکم نہیں دیتا بلکہ یہ تو وہی کچھ کہتا اور کرتا ہے جو اس پر خدا کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے۔"

(النجم 5،4)

دنیا میں کوئی رسول اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ اسے صرف مان لیا جائے بلکہ اس کے بھیجے جانے کا جو اصل مقصود ہے وہ اس کی اطاعت ہے کہ زندگی کے معاملات میں جو احکام اور ہدایات وہ دے اس کی بے حیل و حجت اور بغیر تذبذب تعمیل کی جائے۔

قرآن کریم میں یہ حقیقت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ

"ہم نے کوئی رسول سوائے اس کے کسی اور مقصد کے لئے نہیں بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔"

(النساء آیت 65)

چنانچہ رسول اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت بھی بے حد ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے براہ راست معاملہ نہیں کرتا رسول اللہ ہی لوگوں کو اس کی ہدایات و احکام سے آگاہ کرتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو رسول کی اطاعت اور رسول اللہ کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔

فرمایا۔ "جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔"

(النساء آیت 81)

اسی بات کو رسول کریم ﷺ نے یوں فرمایا کہ

"جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

(صحیح بخاری)

چنانچہ قرآن کریم اور حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ضروری ہے بالکل اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری بھی ضروری ہے۔

سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

"اگر تم رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔"

(النور:55)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

"ہمارا رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دے وہ لے لو اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو۔"

(الحشر: 8)

ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"میری ساری امت جنت میں جائے گی مگر وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس نے انکار کیا۔"

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کون انکار کرے گا۔ فرمایا

"کہ جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا جنت میں جانے سے انکار کیا۔" (بخاری)

ان ارشادات کی روشنی میں صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کے وہ نمونے دکھائے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی ان صحابہ کرامؓ نے ہر وقت اپنے آپ کو آپؐ کی اطاعت کے لئے وقف کر رکھا تھا اسی سلسلے میں ایک واقعہ درج ذیل ہے کہ

حضرت ابو مسعودؓ بدری ایک مرتبہ اپنے غلام کو مار رہے تھے۔ پیچھے سے آواز آئی "ابو مسعود ذرا سوچ کر ایسا کرو۔ جس خدا نے اس پر تمہیں قادر کیا اس کو تم پر بھی قدرت دے سکتا ہے۔" یہ آنحضرتؐ کی آواز تھی۔ آپ کے دل پر اس آواز کا خاص اثر پڑا اور قسم کھا کر عرض کی کہ آئندہ غلام کو نہ ماروں گا اور اس کو آزاد کرتا ہوں۔

(سیر الصحابہ جلد 3 صفحہ 195)

یہی نہیں بلکہ اسی طرح کے بے شمار واقعات ہمارے پاس موجود ہیں جن میں صحابہ کرامؓ نے آنحضرتؐ کی اطاعت کے بے مثل نمونے دکھائے ہیں ان صحابہ کرامؓ نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ حکم ہمارے مزاج کے خلاف ہے یا نہیں بلکہ انہوں نے صرف اور صرف اس بات کو اپنے ذہن میں رکھا کہ یہ حکم ہمیں اللہ کے رسولؐ کی طرف سے ملا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں ہی ان صحابہ کرامؓ نے دنیا میں نام کمایا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔"

پس اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت تمام مومنین پر واجب ہے اور اس کے نتیجے میں انسان پر ایسے انعامات اور فضل نازل ہوتے ہیں جس کا انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔

ارشاد ربانی ہے کہ

ترجمہ۔ "اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا"

(سورۃ احزاب آیت 72)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

ترجمہ "اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس رسول (ﷺ) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔"

(سورۃ النساء-70)

اولوالامر کی اطاعت

اولوالامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ ہر بادشاہ، ہر سیاسی قوم کا رہنما جو حکمران ہو جائے، جس کو وہ مقام حاصل ہو جائے کہ ساری قوم کو اس کی بات ماننا ضروری ہو وہ اولوالامر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے۔ خواہ اسے ان کا کوئی حکم اچھا لگے یا برا لگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں جس میں خدا اور رسولؐ کے کسی حکم کی نافرمانی لازم آتی ہو اگر وہ ایسی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔"

(بخاری)

آنحضرت ﷺ نے حکام اور امراء کی اطاعت کو اپنی اور خداتعالیٰ کی اطاعت قرار دے کر ہر قسم کے فرق کو ختم کر دیا اور بتایا کہ خدا اور رسول کے لئے جس قسم کی اطاعت کا تم سے تقاضا کیا جاتا ہے حکام اور امراء کے ہر معروف کام میں اسی قسم کی اطاعت تم پر واجب ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا:۔

"کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے حاکم وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جو حاکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔"

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"تمہارے لئے سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ تنگدستی میں خوشحالی میں۔ خوشی میں ناخوشی میں۔ حق تلفی میں بھی اور ترجیحی سلوک میں بھی۔ غرض ہر حال میں اطاعت فرض ہے۔"

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی امیر یا حاکم ایسا جابر ہو کہ اپنے حقوق تو زبردستی لوگوں سے چھین لے اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں سستی اور کوتاہی برتے' ایسے امیر کی اطاعت کے بارہ میں کیا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جس طرح ہر معاملہ میں اپنی امت کی رہنمائی فرمائی اسی طرح اس آڑے اور مشکل مرحلہ پر بھی آپؐ نے مومنین کو نہایت اعلیٰ اور پرحکمت تعلیم سے نوازا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:۔

"تمہارا کام سننا اور اطاعت کرنا ہے۔ اگر امیر تم پر زیادتی کرتا ہے اور تمہارے حقوق سلب کرتا ہے تو یاد رکھو جو ذمہ داری اس پر ڈالی گئی ہے اس کی باز پرس اس سے ہوگی اور جو ذمہ داریاں تم پر ڈالی گئی ہیں ان کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا۔"

(مسلم)

اسی طرح ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا:۔

"کہ جو حقوق تم پر واجب ہیں وہ تم ادا کرو اور جو تمہارے حقوق امراء کے ذمہ ہیں اگر وہ ادا نہیں کرتے تو تم اپنا معاملہ خداتعالیٰ پر چھوڑ دو۔"

(بخاری)

کیسی پاک اور خوبصورت تعلیم دی کہ اگر تمہارے حقوق ادا نہیں کئے جاتے تو تم گھبراتے کیوں ہو تمہارا ایک اور بھی سہارا ہے جو تمام حاکموں کا حاکم ہے اور تمام امراء کا امیر اور تمام جہانوں کا مالک ہے وہ تمہاری حق تلفی نہیں ہونے دے گا۔ اگر دنیوی امیر تمہارے حقوق ادا نہیں کرتے تو خداتعالیٰ تمہارے حقوق اپنے ہاں سے ادا کر دے گا۔ اسی لئے آپؐ نے مندرجہ بالا حدیث میں یہ نہیں فرمایا کہ ایسی صورت میں تم امیر کی اطاعت سے دستبردار ہو جاؤ بلکہ آپؐ نے یہی فرمایا کہ امیر کی اطاعت بہرحال تم پر واجب ہے۔

ایک اور جگہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

"اے مومنو! امیر کی بات غور سے سنو اور اس کی اطاعت اپنا شعار بناؤ خواہ ایک حبشی غلام کو ہی تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے۔ جس کا سر انگور کے خشک دانے کی طرح چھوٹا ہو۔"

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعۃ)

مندرجہ بالا حدیث میں امیر کی اطاعت سے متعلق ایک نہایت ہی اہم پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی کو امیر منتخب کر لیا جائے تو اس کی اطاعت بہرحال لازم ہو گی چاہے وہ دنیاوی لحاظ سے کسی بھی شکل و صورت کا ہی کیوں نہ ہو۔ بعض لوگ صرف اس وجہ سے امیر یا حاکم وقت کی اطاعت نہیں کرتے کہ وہ ان کی نظر میں آئیڈیل نہیں ہوتا لیکن آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں یہ بات واضح کر دی ہے کہ اگر ایک حبشی غلام کو ہی ہمارا افسر مقرر کر دیا جائے تو اس کی اطاعت ہم پر فرض ہے خواہ وہ عقل و فہم میں ہم سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص امیر کی اطاعت نہیں کرتا تو وہ بہت بڑی گمراہی میں ہوتا ہے اور وہ ضلالت کی موت مرتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جو شخص امام کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیتا ہے وہ قیامت کے دن خداتعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس اپنے حق میں کوئی دلیل نہ ہو گی اور جو شخص اس حال میں مرے کہ اس کی گردن میں اطاعت کا جوا نہیں وہ ضلالت اور گمراہی کی موت مرا۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

جو شخص جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں اسے موت آجاتی ہے تو وہ جہالت یعنی گمراہی اور ضلالت کی موت مرا۔"

(مسلم)

پس امام وقت کی اطاعت ہم سب پر لازم ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا تعلق اس جماعت سے ہے جس کا ایک "امام" ہے۔ اور یہ ایک ایسی جماعت ہے جس نے پوری دنیا کی روحانی قیادت کرنی ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم اپنے امام کی تمام باتوں پر لبیک کہیں۔

خدا کرے کہ ہماری جماعت میں اطاعت کا ایسا سچا جذبہ پیدا ہو کہ دنیا دیکھ لے کہ اطاعت کی راہوں پر چلنے میں ہی کامیابی و کامرانی کی راہیں پوشیدہ ہیں۔ (آمین)۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون
خدمت بھی۔ عبادت بھی

ا-ا-ن

امام راغب اور مفردات امام راغب

امام راغب سے تفسیر قرآن کو سمجھنے میں مدد لینی چاہئے

حضرت امام راغب اصفہانی علماء اہلسنّت میں بہت بلند مقام کے حامل امام ہیں آپ نے کلام پاک کی خدمت کے حوالے سے خاص نام پیدا کیا اور آپ کی کتاب "المفردات فی غریب القرآن" کو شہرت دوام حاصل ہوئی۔

آپ کا نام حسین بن محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے لیکن عام طور پر آپ امام راغب اصفہانی کے نام سے معروف ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ آپ کی زندگی کے بارے میں زیادہ تفصیلات معلوم نہیں صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ آپ نے 502ھ میں وفات پائی۔

امام راغب کا مسلک اہلسنّت ہے اور آپ نے اپنی کتب میں جابجا معتزلہ جبریہ اور قدریہ فرقوں کا ذکر کر کے ان کا رد کیا ہے۔

المفردات فی غریب القرآن کے علاوہ بھی آپ نے بہت سی کتب تالیف کیں آپ کی زیادہ تر تصانیف تفسیر کلام پاک اور ادب و ثقافت کے متعلق ہیں کلام پاک کے متعلق آپ کی ایک اور کتاب جامع التفاسیر قابل ذکر ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ البیضاوی نے اپنی تفسیر میں اس سے بہت کچھ اخذ کیا ہے۔

المفردات آپ کی یہ کتاب المفردات قرآن کریم کی لغت ہے اور قرآن پاک میں آنے والے کلمات کی تفسیر و تشریح ہے۔ اس میں کتب لغت کی طرز پر کلمات کو حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے ایک ہی مادہ سے بننے والے مختلف الفاظ جو قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں لکھ کر ان کا مفہوم واضح کیا ہے۔

المفردات کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ امام راغب کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا اور آپ لغوی دقائق اور صرف و نحو کے بھی ماہر تھے۔

مفردات قرآن لغت عرب کا عمدہ ذخیرہ امام راغب نے مفردات قرآن کی تحقیق پیش کرتے ہوئے یہ عظیم الشان نظریہ پیش کیا ہے کہ جو مفردات قرآن پاک میں آئے ہیں وہ لغت عرب کا سب سے عمدہ ذخیرہ ہے اور گویا قرآن کریم کے الفاظ کلام عرب کا خلاصہ ہیں۔

آپ خود کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"علوم قرآن کی خدمت میں مشغولیت کے لئے ضروری ہے کہ علوم لفظیہ حاصل کئے جائیں اور علوم لفظیہ سے مراد مفرد الفاظ کی تحقیق ہے پس کلام پاک کے الفاظ کے مفردات کے معانی جاننا ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو قرآن کریم کے معانی جاننا چاہتا ہو یہ بات اتنی ہی ضروری ہے جیسے عمارت بنانے کے لئے اینٹ کا حصول۔

آپ لکھتے ہیں کہ اس طریق کار کا فائدہ صرف قرآنی علوم کے حصول کے سلسلے میں ہی نہیں ہوتا بلکہ شرعی علوم کے حصول کے سلسلے میں بھی یہ طریق فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ پس قرآن کریم کے الفاظ کلام عرب کا خلاصہ اور مجموعہ ہیں یہ الفاظ لغت عرب کا واسطہ اور عمدہ ذخیرہ ہیں اور ماہر اور حذاق علماء و شعراء کو اپنے نظم و نثر کے لئے انہی مفردات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ان کے علاوہ جو مفردات اور مشتقات لغت میں موجود ہیں ان کی مثال گٹھلی کے مقابلے پر چھلکے کی سی ہے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے نزدیک امام راغب کا عالی مقام حضرت امام جماعت (الرابع) نے درس کلام پاک میں حضرت امام راغب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

امام راغب ہمیشہ بہت پتے کی بات کرتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ حضرت امام راغب کا دماغ اتنا روشن اور اتنا پاکیزہ ہے کہ شاذ کے طور پر کبھی انہوں نے کوئی غلطی کی ہوگی ورنہ قرآن کریم کے الفاظ کے بیان میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ قرآنی الفاظ کے قرآنی آیات کے ذریعے معنی کرتے ہیں کسی لغت کی ہمیں ضرورت نہیں پس قرآنی لغت کیا ہے یہ سیکھنا ہو تو حضرت امام راغب سے سیکھیں ہر لفظ کے قرآنی آیات کے سہارے معنی کرتے ہیں غلطی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(درس قرآن یکم جنوری 1998ء)

پھر فرمایا۔

"امام رازی اور امام راغب ان دونوں سے تفسیر قرآن کو سمجھنے میں مدد لینی چاہئے۔"

امام راغب کے عالی مقام اور آپ کی کتاب المفردات کی عظمت کا ذکر حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ مورخہ 122کتوبر93ء میں بھی کیا۔

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی کی طرف سے المفردات کا جو نسخہ شائع کیا گیا ہے اس کے 553 صفحات ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ مفردات القرآن کے عنوان سے محمد عبدہ الفلاح فیروز پوری نے 1963ء میں لاہور سے شائع کیا۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

وہ ملک و قوم کا سچا ہمدرد اور خیر خواہ تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سچا پاکستانی - ڈاکٹر عبدالسلام

اہل علم و قلم پاکستانیوں کی آراء سے انتخاب

قسط دوم

صدی کی سب سے بڑی سائنسی کامیابی

امپیریل کالج لندن کے فارغ التحصیل ڈاکٹر انیس عالم اپنے انٹرویو میں بیان کرتے ہیں:-

(1) "ترقی پذیر ممالک میں سائنس کے فروغ کے واسطے Trieste میں ڈاکٹر صاحب کی کوششوں سے ICTP کا جو ادارہ بنا اس لحاظ سے وہ بہت اہم ہے کہ یہاں پر دنیا کے چوٹی کے سائنسدان آتے ہیں۔ اسی طرح ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کا اس سنٹر میں ان سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت فزکس میں جو بھی نمایاں کام ہو رہا ہے وہ ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کو فزکس میں نمایاں کام کرنے والے ان سائنسدانوں سے براہ راست پتہ چلتا ہے۔"

(2) پروفیسر موصوف اپنے مضمون مطبوعہ "دی نیشن" (انگریزی) مورخہ 96-11-29 میں تحریر فرماتے ہیں۔

"سلام نے سائنس کی دنیا میں جو کام کیا اس کو بے شمار لوگوں نے تسلیم کیا ہے۔ پچھلی جنوری میں جب ان کی 70 ویں سالگرہ منائی جا رہی تھی۔ اس موقع پر یورپین فزیکل سوسائٹی کے صدر پروفیسر ہروگ شوپر نے ڈاکٹر سلام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا "فزکس کے لئے آپ کی عظیم خدمات کو وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جا چکا ہے اور انہیں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ یقیناً آپ کی سائنسی کامیابیوں کے علاوہ انٹرنیشنل سنٹر برائے تھوریٹیکل فزکس ICTP کا قیام اس صدی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

سائنسی تاریخ میں بے مثال

چیئرمین شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی۔ پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کا انٹرویو:-

"یہ جو انہوں نے ٹریسٹ میں ICTP قائم کیا یہ اتنا بڑا کام ہے کہ آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے یہاں دنیا بھر سے سائنسدان آتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ روس سے بھی آتے تھے اور امریکہ سے بھی۔ منگولیا، برازیل، لاطینی امریکہ، افریقہ، نیپال، بنگلہ دیش، ہندوستان اور پاکستان غرض ہر جگہ سے لوگ آتے تھے اور تب پتہ چلتا تھا کہ ان ممالک میں سائنسی حوالے سے یہ یہ کام ہو رہا ہے۔ اس سنٹر کا بہت وسیع دائرہ اور وسیع اثر تھا۔ اور بین الاقوامی سائنسی تعاون جتنے وسیع پیمانے پر یہاں ہوا ہے پوری سائنسی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

انسانیت کا سچا غمخوار خدمت گذار

پروفیسر اسرار احمد آف علیگڑھ یونیورسٹی بھارت فرماتے ہیں:-

"انسان کی عظمت کا معیاری پیمانہ وسیع القلبی ہے۔ کوئی کتنا ہی قد آور کیوں نہ ہو اگر اس کا دل تنگ اور درد سے خالی ہو تو وہ بونا ہے۔ بڑا وہ ہے جس کا دل بے در و دیوار ہو۔ تنہا آگے بڑھنا آسان ہے مگر اپنے ساتھ مفلوجوں کی فوج لے کر آگے بڑھنا مشکل۔ اگر اس پہلو سے دیکھا جائے تو عبدالسلام عظیم ترین ہیں۔ سائنس کی تاریخ میں کوئی فرد ایسا نظر نہیں آتا جس کے دل میں اپنوں میں سائنس کو فروغ دینے کی تڑپ ہو جو عبدالسلام کے دل میں ہے۔"

انسانیت دوست اور عالمی آدمی

پروفیسر ڈاکٹر انیس عالم گواہی دیتے ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر سلام صاحب کے گرد مختلف دائرے تھے۔ پہلا دائرہ ان کی فیملی اور کمیونٹی کا تھا۔ دوسرا پاکستانی کا پھر اسلامی ممالک کا پھر ترقی پذیر ممالک کا اور پھر پوری دنیا کا دائرہ۔ اس طرح انہوں نے ہر دائرے کے حوالے سے کام کیا اور پاکستان میں بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ ڈاکٹر سلام مختلف رسالوں خاص طور پر مہلک ہتھیاروں کے خاتمے کی تحریک چلانے والے رسالے بلیٹن آف اٹامک سائنسز (جس کے بانیوں میں آئن سٹائن بھی تھا) اس کے بورڈ آف ایڈیٹرز کے بھی ممبر تھے۔ اور ڈاکٹر سلام ہمیشہ Peaceful دنیا کے لئے کام کرتے رہتے۔ جس میں ہر طرف امن اور خوشحالی ہو...... کہنے کا مقصد یہ ہے کہ

He Was a Universal Man

ایسے عالمی آدمی تھے کہ ان کی بات سنی جاتی تھی۔ باہر کے ممالک میں ڈاکٹر کو بہت سے فورمز پر خطاب کا موقع ملا جن میں وہاں کے ممالک کے صدور اور وزراء اعظم بھی شامل ہوتے تھے۔"

سب سائنسدانوں سے ممتاز

پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کا انٹرویو۔

"ڈاکٹر سلام صاحب میں سب سے نمایاں بات جو انہیں دوسرے سائنسدانوں سے ممتاز کرتی ہے وہ یہ تھی کہ آپ نے پسماندہ ممالک میں سائنسی ترقی کے فروغ کے لئے بہت کام کیا ہے۔ کیونکہ آپ سمجھتے تھے کہ پسماندہ ممالک اس وقت تک اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکتے جب تک وہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی نہ کریں اور ڈاکٹر صاحب کو اس بات کا بھی شدت سے احساس تھا کہ پسماندہ ممالک میں بھی بے پناہ صلاحیتوں والے لوگ موجود ہیں۔ لیکن ان کے پاس ایسے مواقع نہیں کہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں...... بہت سے اور بھی سائنسدان ہیں مگر انہوں نے سائنس کے فروغ کی پرواہ نہیں کی۔ نہ اپنے ملک کے لئے اور نہ ہی دوسرے ممالک کے لئے۔ جبکہ ڈاکٹر سلام صاحب نے اپنے ملک اور دیگر پسماندہ ممالک میں سائنس کے فروغ کے لئے بہت کام کیا اور یہ وہ بات ہے جسے دوسرے لوگ رشک کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سائنسدان مجھے کہا کرتا تھا کہ پروفیسر چندرا شیکھر بھی تو ہیں وہ بھی نوبیل انعام یافتہ ہیں مگر انہوں نے ہمارے لئے کیا کیا۔ دوسرے سائنسدانوں کی نسبت ڈاکٹر صاحب میں یہ سب سے بڑا فرق تھا۔"

(2) "ڈاکٹر سلام صاحب میں بہت بڑا وصف جو میں بہت عرصہ تک مشاہدہ کرتا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب لوگوں کی مدد کرنے میں ایک لمحہ تاخیر نہیں کرتے تھے۔ ان کو کسی نے اپنا مسئلہ بتا دیا۔ ڈاکٹر صاحب فوراً جو کر سکتے تھے کرتے تھے ایسے بے شمار واقعات ہیں۔ مجھے کسی نے واقعہ سنایا کہ 1968ء میں کسی پاکستانی لڑکے کو امریکہ میں مزید تعلیم کے لئے داخلہ اور ایسوسی ایشن شپ مل گئی مگر اس کے پاس امریکہ جانے کا کرایہ نہیں تھا۔ اس نے ڈاکٹر سلام صاحب کو لکھا۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً اس کو امریکہ کے ٹکٹ کا بندوبست کر دیا۔ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بھی ڈاکٹر سلام صاحب نے بہت سے لوگوں کے کیریئر بنائے ہیں۔ لوگوں کی زندگیاں سنواری ہیں۔ ان ممالک میں بہت سے لوگوں کی تقرریاں اور ترقیاں ڈاکٹر صاحب کی سفارش پر ہوئی ہیں۔ یا اس لئے ہوئی ہیں۔ کہ وہ لوگ ڈاکٹر سلام صاحب کے ادارے ICTP سے وابستہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت لوگوں کی مدد کی ہے اور لوگوں کی مدد کرنے میں بالکل تاخیر نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ہی رنگ و نسل یا مذہب و ملت کا واہمہ تک بھی دل میں لاتے تھے۔"

(3) "ڈاکٹر عبدالسلام ایک بہت ہی عظیم سائنسدان تھے جن کے دل میں انسانیت اور وطن کی محبت اور پسماندہ ممالک میں سائنسی ترقی کے بارے میں بہت درد پایا جاتا تھا۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ میرا وطن پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک بھی سائنسی میدان میں ترقی کریں۔"

شمع کے گرد پروانے

سائنس میگزین کراچی کے ایڈیٹر اور ممتاز ادیب جناب قاسم محمود بیان کرتے ہیں۔

"نومبر 1992ء کے آخری ہفتے میں تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز کے زیر اہتمام کویت میں چوتھی جنرل کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پانچوں براعظموں کے (78) ملکوں سے تین سو سے زائد سائنس دانوں نے شرکت کی تھی۔ اور مجھے بھی "فرض پر محبت کی ترجیح" کی بنیاد پر بلاوا آگیا تھا۔ ویسے یہ بات میری ذات تک محدود نہ تھی۔ کانفرنس کے عام شرکاء آپس میں طنزاً کہا کرتے تھے کہ عبدالسلام نے اپنے وطن پاکستان کے سب سے زیادہ نمائندے بلائے ہیں...... دنیا میں انسان کی جتنی بھی نسلیں اور جتنے بھی رنگ ہو سکتے ہیں اور ان سب کے لوگ یہاں موجود تھے۔ دنیا میں جتنے بھی مذہب اور عقیدے رائج ہیں، ہر مذہب اور ہر عقیدے کے لوگ اس ایک چھت تلے جمع تھے۔ کرہ ارض پر موجود انسان جتنی بھی زبانیں بولتا ہے، ہر زبان کے بولنے والے یہاں دور دور سے آکر حاضر و شریک تھے۔ ہزار ہا سال کی تحقیق و کاوش کے بعد انسان نے جتنے بھی سائنسی علوم ایجاد کئے ہیں، ہر شعبہ علم کے ماہرین خصوصی یہاں موجود تھے...... اور یہ بین الاقوامی انسانیت کا اجتماع ایک اور صرف ایک شخص ڈاکٹر عبدالسلام کا مرہون منت تھا۔"

خوب سے خوب تر کا عملی اقدام

انگریزی روزنامہ "ڈان" نے اپنی 22- نومبر 1996ء کی اشاعت میں ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر جو اداریہ لکھا اس میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے علم و فضل اور ٹریسٹ مرکز کے ذکر میں یہ الفاظ ملاحظہ فرمائیں:-

"درحقیقت ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ 1950ء سے ذراتی طبیعات کے میدان میں ہونے والی تقریباً ہر پیش رفت میں ان کا حصہ ہے۔ ان کو دنیا بھر سے ایوارڈ اور اعزازی ڈگریاں ملیں لیکن غالباً ڈاکٹر عبدالسلام کو سب سے زیادہ تکمیل خواہش ٹریسٹ میں تھوریٹیکل فزکس کے بین الاقوامی مرکز کی تخلیق میں حاصل ہوئی جو انہوں نے ایک ادارہ کی شکل میں قائم کیا جہاں ترقی پذیر ممالک کے سائنسدان ترقی یافتہ ممالک کے سائنسدانوں کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔ 1964ء میں اس کے آغاز سے لے کر گذشتہ برس تک اس مرکز نے یہاں پر آنے والے چالیس ہزار سے زائد سائنسدانوں کو تحقیق کے میدان میں تربیت دی ہے۔ جو چیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں اپنے ہم عصروں سے ممتاز کرتی تھی۔ وہ ان کا انسانیت کے لئے گہرا احساس تھا۔"

قدردانی کی عمدہ مثال

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر احمد خان صاحب اپنے مضمون مطبوعہ The News مورخہ 21۔ نومبر 1997ء میں تحریر کرتے ہیں:۔

"اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں آپ کی وفات کی پہلی برسی کے موقعہ پر عصر حاضر کے مشہور ترین اور اہم ترین ماہرین طبیعات کے اجتماع میں جس میں کئی نوبیل انعام یافتہ بھی شامل تھے۔ عالمی شہرت رکھنے والے نظریاتی طبیعات کے ادارہ ICTP کا نام تبدیل کرکے عبدالسلام سنٹر رکھ دیا گیا ہے۔ جدید تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک عظیم ادارے کا نام تیسری دنیا کے ایک سائنس دان کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہ پاکستانی حکومت کی خواہش پر نہیں کیا گیا بلکہ ادارے کی سرپرستی کرنے والوں کا اپنا فیصلہ ہے۔ ان سرپرستی کرنے والوں میں اٹلی کی حکومت' انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی' اور اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی تنظیمیں شامل ہیں۔ اٹلی کی حکومت اپنے کسی نوبیل انعام یافتہ کے نام پر اس کا نام رکھنے کے لئے اصرار کرسکتی تھی کیونکہ وہ اس ادارے کا (80) فیصد خرچ جو 15 ملین ڈالر سالانہ ہے دیتی ہے۔ یہ ان سب کی فراخ دلی ہے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کے نام پر اس ادارہ کا نام رکھا۔ جس نے ساری دنیا کے فائدہ کے لئے یہ علمی درسگاہ تعمیر کی۔"

غنی اور خدا رسیدہ وجود

ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے بلند مرتبے اور علمی کمال سے متعدد قابل رشک عالمی انعامات جیتے جن کی مالیت لاکھوں لاکھ روپے بنتی ہے۔ لیکن اس درویش صفت اور بے غرض انسان نے اس رقم کو کس طرح خرچ کیا اس کا اندازہ کرنے کے لئے ممتاز علمی وادبی شخصیت پروفیسر خواجہ مسعود کے مضمون "سلام۔ دو دنیاؤں کا انسان" مطبوعہ دی نیوز 23۔ دسمبر 1996ء سے یہ اقتباس پڑھئے۔

"بیسویں صدی نے جو عظیم ترین سائنسدان پیدا کئے وہ ان میں سے ایک تھے لیکن وہ ایک بہت عظیم انسان بھی تھے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ نوبیل پرائز جیسے انعامات صرف اللہ تعالیٰ کی عنایت ہیں اور خدا کے نام پر ہی ان کو صرف کیا جانا چاہئے۔ وہ جس بات پر ایمان رکھتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ انہوں نے تمام عمر اپنے اس فلسفہ پر عمل کیا اور اپنے تمام بڑے بڑے انعامات کو اسی طرح خرچ کیا۔ ان انعامات میں ایٹم برائے امن ایوارڈ مالیتی (30) ہزار ڈالر' نوبیل پرائز مالیت (66) ہزار ڈالر' بارسلونا پرائز مالیتی ایک لاکھ ڈالر اور ایڈنبرا پرائز مالیتی پانچ ہزار ڈالر شامل تھے اور ان تمام رقومات کو اسی طرح خدمت کے طور پر دے دیا گیا۔ اقبال کا یہ مجسم استغناء یقیناً ایک خدا رسیدہ انسان تھا۔"

ب۔ وطن عزیز کے صاحب طرز ادیب جناب اصغر علی گھرال تحریر کرتے ہیں:۔

"وہ لندن میں زیر علاج تھے کہ حکومت پاکستان کو بھی کسی نے توجہ دلائی تو انہیں سرکاری علاج کی پیشکش کی گئی مگر انہوں نے یہ پیشکش قبول کرنے سے معذرت کرلی کہ وہ غریب پاکستانی عوام کے خون پسینے کی کمائی اور قومی وسائل کو اپنی ذات پر خرچ نہیں کرسکتے۔ یہ یاد رہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے نوبیل انعام سمیت گراں قدر سارے انعامات کی رقوم پاکستان میں سائنس کی ترقی اور ترویج کے لئے وقف رکھیں۔ دنیا میں سائنسی اداروں کو قائم کیا۔ انہوں نے کوئی محل نہیں بنایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو مرتے نہیں بلکہ زندہ رہتے ہیں۔"

عالم اسلام کی بے لوث خدمت

الف۔ ڈاکٹر عبدالسلام اپنے انٹرویو مطبوعہ نوائے وقت 3۔ دسمبر 1979ء میں فرماتے ہیں۔

"میرے اپنے جذبات تو یہ ہیں کہ میں صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیائے اسلام کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اٹلی کی طرح کے ادارے میں اور ملکوں میں بھی قائم کرسکوں اور دنیائے اسلام کو فائدہ پہنچاسکوں آپ حیران ہوں گے کہ اٹلی کے سنٹر میں بیک وقت چودہ انعام یافتگان 25 ڈالر روزانہ کے معاوضے پر کام کرنا بھی باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اب تو میری حیثیت اور پوزیشن میں پہلے سے کہیں زیادہ اضافہ ہوچکا ہے۔ ان علماء کی خدمات سے بہتر طریقے سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں میں سائنس کا ایسا ذوق وشوق پیدا ہوجائے کہ ہر مسلمان سائنسدان ہر سال ایک پرائز حاصل کرے میری تمنا ہے کہ اپنی زندگی میں سائنسی تحقیقات کا ایک اعلیٰ ترین ادارہ قائم کرجاؤں۔"

ب۔"انہوں نے عالم اسلام کا کوئی لیڈر نہیں چھوڑا جس کو خطوط نہ لکھے ہوں اور اس کو اپروچ نہ کیا ہو کہ خدا کے لئے آپ علم اور سائنس کے فروغ کے لئے اقدامات کریں۔ پاکستان کو خط لکھے' کویت اور سعودی عرب کو خط لکھے کبھی خود بھی گئے۔ انہوں نے کوئی اسلامی ملک نہیں چھوڑا جس کو نہ لکھا ہو۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے کہا کہ یار! یہ جو میں خطوط لکھتا رہتا ہوں اس کا کوئی فائدہ بھی ہے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے سائنسی ترقی کے متعلق بنیادی نکات واضح کردیئے ہیں۔ اب جس نے بھی اقدامات کرنے ہیں۔ اس کو آپ کی چیزیں ضرور سامنے رکھنی پڑیں گی۔"

ج۔ لاہور میں منعقدہ اسلامی کانفرنس 1974ء کے موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام نے "اسلامک سائنس فاؤنڈیشن" کے قیام کی تجویز پیش کی۔ ڈاکٹر عبدالغنی رقمطراز ہیں۔

"سلام نے یہ تجویز پیش کی کہ اس فاؤنڈیشن کا قیام اعلیٰ سطح پر ٹیکنالوجی اور سائنس کی ترقی کو اپنا ہدف بناتے ہوئے اسلامی ملکوں کی مدد سے عمل میں لایا جائے۔ فاؤنڈیشن کی سرپرستی اسلامی ممالک کریں۔ فاؤنڈیشن قطعی طور پر غیر سیاسی ہو اور خالصتاً سائنسی ہو۔ اسے مسلم ممالک کے چوٹی کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین چلائیں۔"

د۔ وطن عزیز کے معروف ماہر تعلیم اور ادیب پروفیسر خواجہ مسعود کا ایک مضمون ڈاکٹر عبدالسلام کے بارہ میں دی نیوز مورخہ 23۔ دسمبر 1996ء میں شائع ہوا۔ پروفیسر موصوف رقم طراز ہیں:۔

"اسلامی ممالک کے لئے انہوں نے ایک کامن ویلتھ (دولت مشترکہ) کا خیال پیش کیا۔ انہوں نے مسلم ممالک کے بڑے بڑے حکمرانوں سے اپیل کی کہ یہ کوئی بے فائدہ خواب نہیں ہے۔ لیکن ان کی یہ اپیل صدا بصحراء ثابت ہوئی۔ جب سلام کا دماغ ریاضی کی مساوات حال کرنے میں مشغول ہوتا تھا تو اس وقت ان کا دل تیسری دنیا کے لوگوں کی غربت کا سوچ کر آٹھ آٹھ آنسو روتا تھا۔"

ر۔ روزنامہ پاکستان مورخہ 5۔ دسمبر 1996ء میں جناب عبدالعزیز خالد کے مطبوعہ مضمون "وطن میں اجنبی" کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں:۔

"علامہ مشرقی کے بعد یہ غالباً دوسرے نابغہ روزگار سائنسدان ہیں۔ جن کا قرآن سے شغف عشق کی حد تک بڑھا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں ان کے مضامین کا مجموعہ "ارمان اور حقیقت" دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحب دل شخص عالم اسلام خصوصاً ارض پاکستان کی سائنسی علوم ومعارف سے بے اعتنائی ومحرومی پر رنجیدہ ودلگرفتہ نظر آتا ہے۔ وہ بار بار مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی پر آنسو بہاتا ہے۔ انہیں ان کے اسلاف کے عملی کارناموں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے یورپ کو اس کی گہری نیند سے جگایا اور احیائے علوم کے دور کا آغاز کیا مگر تاسف سے کہتا ہے کہ بیدار بخت دوسروں کو جگا کر خود خواب غفلت میں کھو گئے اور ایسے کھوئے کہ ابھی تک غنودگی کے عالم میں ہیں۔"

پاکستان اور اہل پاکستان کے لئے عظیم خدمات

الف۔ شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین ڈاکٹر مجاہد کامران کا انٹرویو:۔

(1) "مجھے جو ڈاکٹر سلام صاحب کو دیکھنے کا موقعہ ملا خصوصاً آخری دنوں میں تو ڈاکٹر سلام صاحب پاکستان کے نام پر وفور محبت سے اکثر رو پڑتے تھے۔ اور میں نے ذاتی طور پر بہت دفعہ پاکستان کے نام پر ڈاکٹر سلام صاحب کی آنکھوں سے آنسو گرتے ہوئے دیکھے ہیں۔ جس کا مجھے بہت دکھ ہوتا تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ ٹھیک ہے یہ ہمیں اپنے خیال میں بے شک کافر ہی سمجھیں لیکن پاکستانی تو سمجھیں اور پاکستان کی علمی پسماندگی کا بھی ڈاکٹر صاحب کو بہت دکھ ہوتا تھا اور پاکستان میں مذہبی تعصبات اور فرقہ وارانہ فسادات جو بہت بڑھ گئے ہیں اس پر بھی ڈاکٹر صاحب کو بہت دکھ ہوتا تھا۔ وہ مجھے کہا کرتے تھے کہ یہاں ہندو مجھے طنزاً کہتے ہیں کہ پاکستان میں شیعہ سنی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں آپ ہمیں کیا کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں سے زیادتی کرتے ہیں۔"

(2) "ڈاکٹر صاحب نے پاکستان کی مختلف حکومتوں کو بار بار لکھا انہوں نے کوئی حکومت نہیں چھوڑی جسے نہ لکھا ہو کہ پاکستان میں سائنس کو فروغ دیں۔ پاکستان میں جتنے بھی سائنسی ادارے بنے ہیں ان میں ڈاکٹر صاحب کا نمایاں کردار ہے وہ صدر پاکستان کے سائنسی مشیر بھی رہے۔"

ب۔ شعبہ طبیعات گورنمنٹ کالج لاہور کے چیئرمین ڈاکٹر محمد زکریا بٹ کا بیان:۔

"ڈاکٹر عبدالسلام سے جو میری ملاقاتیں ہوئیں ان میں میں نے دیکھا کہ پاکستانیت ڈاکٹر صاحب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ یہاں پاکستان میں رہنے والوں کو شاید اتنا لگاؤ نہ ہو جتنا ڈاکٹر صاحب کے دل میں پاکستان کا درد تھا۔ ٹریسٹ میں کسی پاکستانی کو کوئی مسئلہ ہو خواہ مالی نوعیت کا ہو یا انتظامی نوعیت کا ڈاکٹر صاحب کے علم میں آجائے تو فوراً اس کو حل کرنے کی کوشش کرتے..... ڈاکٹر عبدالسلام کی یہ عادت تھی کہ کوئی بھی پاکستان سے جاکر ملتا اس سے پاکستان کے حالات کے بارے میں ضرور پوچھتے۔ اگر کوئی تشویشناک خبر ملتی تو آپ کو بہت دکھ ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب سائنسی علوم کے تو سمندر تھے۔ آپ ہمیشہ پاکستانیوں کو مشورہ دیتے رہتے کہ وہ فزکس کے جدید علوم کی طرف توجہ کریں تاکہ ترقی یافتہ ممالک کا مقابلہ کرسکیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی شدید خواہش تھی کہ کاش میرا ملک پاکستان بھی ترقی یافتہ ممالک کی برابری کرسکے۔"

پروفیسر محمد اکرام الحق کا انٹرویو:۔

ڈاکٹر سلام صاحب صدر پاکستان کے سائنسی مشیر رہے ہیں۔ پاکستان میں بہت سے ادارے ڈاکٹر صاحب کی کوششوں سے معرض وجود میں آئے اور اس وقت فزکس کے میدان میں جتنے بھی پاکستان کے نمایاں سائنسدان ہیں۔ ان کی ٹریننگ میں ڈاکٹر سلام ہی کا بنیادی کردار ہے۔ ان کی ہمیشہ کوشش ہوتی تھی کہ فزکس میں پاکستانی ماہر لڑکوں کو مزید تعلیم کے لئے باہر ایڈجسٹ کروائیں۔ ڈاکٹر اکرام الحق صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کے فزکس ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین ڈاکٹر مجاہد کامران کا حوالہ دیتے ہوئے کہا مجاہد کامران تو کہا کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو پاکستان کے ساتھ جنون کی حد تک محبت تھی۔ جب انہیں پتہ چلتا کہ فزکس کا فلاں پروجیکٹ شروع ہو رہا ہے تو فوراً بتاتے کہ اس میں فلاں پاکستانی سائنسدان کو ایڈجسٹ کرواؤ۔"

د۔ آنسہ ممتاز زینب صاحبہ کا بیان۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے طبیعات کے شعبہ میں نئی جہتوں کو روشناس کروایا۔ باوجود اس کے پاکستان کو تیسری دنیا کا پسماندہ ملک شمار کیا جاتا ہے مگر اسے یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں ڈاکٹر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کو بستر علالت پر سات سال سے زائد عرصہ گذر رہا ہے۔ بعارضہ فالج قوت گویائی سے محروم ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ البتہ کھانا پینا نارمل ہے۔ قارئین کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے خصوصاً رمضان کے بابرکت ایام میں ان کے لئے ضرور دعا کی جائے۔

○ مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے خسر محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی۔ حال مقیم لندن گذشتہ چند ہفتوں کے دوران مختلف عوارض کی بناء پر دوسری مرتبہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ نیز خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الواسع ولید بھی انگلستان میں بیمار ہے اور اس کی والدہ اسی سال کے دوران دوسری بار اس کی دیکھ بھال کے لئے وہاں گئی ہیں۔ تینوں کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

○ محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز استاذ الجامعہ و سیکرٹری بیوت الحمد بعارضہ قلب و یرقان بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب کوارٹر نمبر 34 صدر انجمن احمدیہ کی والدہ محترمہ کی بائیں آنکھ کا اپریشن مورخہ 98-12-29 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم نصیر احمد صاحب گھمن آف موسے والہ مالک قمر رائس ملز ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا گذشتہ دنوں دل کا بائی پاس آپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیر احمد زاہد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔

میری پیاری بہن عزیزہ امۃ الرحمٰن بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب اہلیہ مکرم محمد لطیف انور صاحب اوکاڑہ 2۔ دسمبر کو وفات پا گئی ہیں۔ "یقیناً ہم سب اللہ کے لئے ہیں۔ اور اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں" میت ربوہ لائی گئی۔ اور بعد نماز مغرب بیت المہدی میں مکرم ریٹائرڈ صوبیدار صلاح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد عزیزی المکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے عزیزہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سعید احمد خان صاحب ابن مکرم بشیر احمد خان صاحب حلقہ النور سوسائٹی کراچی مورخہ 17۔ دسمبر 1998ء بروز جمعرات صبح تین بجے P N A شفا ہسپتال کراچی میں انتقال فرما گئے۔

اسی دن بوقت دس بجے ان کا جنازہ حلقہ النور سوسائٹی میں پڑھا گیا اور رباغ احمد زارق آباد میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رحمت علی صاحب بٹ سابق سیکرٹری مال چندر کے منگولے مورخہ 19۔ دسمبر 1998ء کو وفات پاگئے ہیں۔ ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ سارہ بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیرالدین احمد سامی صاحب کی تقریب شادی مورخہ 12۔ دسمبر 1998ء کو لندن میں ہوئی۔ جس میں محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ U.K نے شرکت فرمائی اور دعا کروائی۔

عزیزہ سارہ کا نکاح مورخہ 24۔ نومبر 1998ء کو بیت الفضل لندن میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں مکرم عبدالمصور خان ابن مکرم عبدالمومن خان صاحب آف مردان حال مقیم لاہور ڈیفنس ایریا کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پاؤنڈز حق مہر پڑھایا اور دعا کروائی۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم عرفان احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد اصغر صاحب ابڑو صاحب کا نکاح عزیزہ مکرمہ فریدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم محمد سرور صاحب ابڑو کے ساتھ بعوض۔/20000 ہزار روپے حق مہر مورخہ 1998-12-11 کو مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ ضلع لاڑکانہ نے بمقام لاڑکانہ پڑھا۔

مکرم عرفان احمد صاحب ابڑو مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب ابڑو کے پوتے اور عزیزہ فریدہ نسرین صاحبہ مکرم عبدالرؤف صاحب ابڑو کی پوتی ہیں محترم مولوی عبدالرؤف صاحب ابڑو۔ ابڑو خاندان میں سے 1942ء میں سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعزاز

○ مکرم فرید محمود مبشر صاحب ابن مکرم چوہدری علی اکبر صاحب مرحوم سابق نائب ناظر تعلیم ربوہ جو یونیورسٹی آف پنجاب کے انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ میں ایم اے ایجوکیشن سال دوم کے طالبعلم ہیں نے آئی۔ ای آر کے انٹر پروگرام مقابلہ نعت خوانی میں سلور میڈل۔ ہاکی میں رنر اپ اور فٹ بال میں ونر پرائز حاصل کرنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز فرید محمود کے لئے دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ملک عبدالرحیم صاحب بابت ترکہ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب)

مکرم ملک عبدالرحیم صاحب ابن مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ساکن 173/N ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مکان / قطعہ 10/4 دارالبرکات ربوہ برقبہ 1 کنال 8 مرلہ 145 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب (بیٹا)
2- مکرم ملک عبدالرحیم صاحب (بیٹا)
3- مکرم ملک طاہر احمد صاحب (بیٹا)
4- مکرم ملک منور احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
5- مکرم ملک منیر احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ
6- محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
7- محترمہ خالدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
8- محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)

مکرم ملک منور احمد صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

I- مکرم ملک تنویر احمد صاحب (بیٹا)
II- مکرم ملک نصیر احمد صاحب (بیٹا)
III- مکرم ملک مشرف احمد صاحب (بیٹا)

مکرم ملک منیر احمد صاحب (وفات یافتہ) کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

I- محترمہ لطف منیر صاحب (بیوہ)
II- مکرم نفیر احمد ملک صاحب (بیٹا)
III- مکرم عفیر احمد ملک صاحب (بیٹا)
IV- محترمہ غزالہ عزہ صاحبہ (بیٹی)
V- محترمہ نبیلہ مبین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ولادت

○ مکرم رانا محمود اکرام صاحب قائد مجلس نیل کوٹ ضلع ملتان کے بھائی مکرم رانا محمد ارشد اکرام صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزند جڑواں عطا فرمائے ہیں۔ جن کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص شفقت سے 1- نعمان ارشد 2- سلیمان ارشد عطا فرمائے ہیں ان دونوں بچوں کو وقف کردیا گیا ہے۔

احباب سے گذارش ہے کہ نومولود پسران کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین کے سچے خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم شیخ حیدر علی صاحب ابن مکرم اختر علی شیخ صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13- اکتوبر 98ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد عمر قریشی صاحب آف راج گڑھ لاہور کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام راشد احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود کے خادم دین اور نیک و صالح بننے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم وسیم احمد اکبر باجوہ صاحب ولد حاجی امان اللہ باجوہ صاحب حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-11-30 کو بیٹی سے نوازا ہے احباب سے درخواست ہے کہ بچی کی لمبی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

قرارداد تعزیت

○ افراد جماعت احمدیہ ہمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مکرم ملک اعجاز احمد صاحب آف ڈھونیکے ضلع گوجرانوالہ کی شہادت پر مرحوم کے پسماندگان اور لواحقین سے دلی طور پر اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) ربوہ چیپٹر کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ کمپیوٹر فیلڈ سے تعلق رکھنے والے احباب ممبر شپ اور معلومات کے لئے شام 7 تا 8 روزانہ دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں ایسوسی ایشن کے عہدیداران سے رابطہ کرسکتے ہیں۔

صدر ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز AACP ربوہ چیپٹر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

عبدالسلام کی شکل میں ایک نوبیل انعام یافتہ گوہر نایاب پیدا ہوا جس نے نہایت خلوص کے ساتھ سائنسی شعبے کی خدمت کی۔ ان کی انتھک کوشش اور بار بار کی نشاندھی کی بناء پر پاکستان میں پنسٹیک (Pinstech) اور اٹامک انرجی کمیشن جیسے دو اہم تحقیقاتی ادارے وجود میں آئے مگر ان کے پاکستان سے ہجرت کرجانے کے بعد مزید کوئی معتبر تحقیقاتی مرکز وجود میں نہ آسکا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 30- دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 4 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
31- دسمبر- غروب آفتاب- افطار 5-17
یکم- جنوری- طلوع فجر انتہائے سحر 5-40
یکم- جنوری- طلوع آفتاب 7-06

عالمی خبریں

عراق پر پھر حملہ

امریکی جنگی جہازوں نے پیر کی رات شمالی عراق پر اینٹی ایر کرافٹ میزائلوں سے پھر حملہ کیا جس سے عراق کے چار فوجی ہلاک اور 7- زخمی ہو گئے۔ عراق نے کہا ہے کہ حملہ آور طیارے جنہوں نے میزائل فائر کئے ترکی کی طرف سے عراق میں داخل ہوئے۔ برطانیہ اور امریکہ نے نئے حملے کی تصدیق کی ہے اور اسے کامیاب قرار دیا ہے۔

احمد شاہ مسعود کا انکار

افغان جنگجو لیڈر احمد شاہ مسعود نے اسامہ بن لادن کی گرفتاری میں مدد دینے کے لئے امریکہ کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکہ نے اسامہ کی گرفتاری کے عوض احمد شاہ کو بھاری امداد کی پیشکش کی تھی۔ اور انہیں امریکہ آنے کی دعوت دی تھی۔ ان کے نمائندہ نے امریکہ جا کر امریکیوں کو بتایا کہ اسامہ جس جگہ ہیں وہاں تک ہماری رسائی نہیں۔ ادھر ایک افغان رہنما نے کہا ہے کہ احمد شاہ مسعود ساری عمر بھی قندھار نہیں پہنچ سکتا جہاں اسامہ بن لادن موجود ہیں۔

جنتا پارٹی کا مطالبہ

بھارت کی اپوزیشن جنتا پارٹی نے سری لنکا کی صدر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھارتی فوج کو اجازت دیں کہ علیحدگی پسند تامل ٹائیگر جو سابق بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کے قتل میں ملوث ہے اسے گرفتار کر لیا جائے۔ سری لنکا کا یہ فرض بنتا ہے کہ گوریلا لیڈر دیوپلائی پربھاکرن کو گاندھی قتل کیس کے لئے بھارت کے حوالے کر دے۔

بنگلہ دیشی خوش ترین لوگ

شاید آپ کو یہ سنکر حیرانی ہو لیکن ایک سروے کے مطابق بنگلہ دیش کے لوگ دنیا کے خوش ترین لوگ ہیں جبکہ امریکی دنیا کے سب سے زیادہ پریشان اور دکھی لوگ ہیں۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش کا شمار دنیا کے سب سے زیادہ غریب ممالک میں ہوتا ہے۔ لندن سکول آف اکنامک سروے نے بتایا ہے کہ بنگلہ دیش کے لوگ اپنی غربت کو خوب انجوائے کرتے ہیں۔

الجزائر میں افطاری کے بعد قتل

الجزائر میں دارالحکومت الجزیرہ سے 75 کلومیٹر دور ایک گاؤں میں مسلح اسلامی گروپ نے افطاری کے فوراً بعد 15- افراد کو قتل کر دیا۔

کسووو میں امن ہو گیا

کسووو میں چار روز کی لڑائی کے بعد امن بحال ہو گیا۔ بین الاقوامی مبصرین نے دونوں فریقوں سے عارضی جنگ بندی کی ضمانتیں حاصل کر لی ہیں۔ نیٹو نے خبردار کیا ہے کہ اگر آئندہ جھڑپیں ہوئیں تو جنگ بندی کی نگرانی کرنے والے مشن کی دوبارہ تعیناتی پر غور کیا جائے گا۔

گیس پائپ لائن میں دھماکہ

شمالی کولمبیا میں گیس کی پائپ لائن میں دھماکے سے 50 مکانات تباہ ہو گئے۔ 15- افراد ہلاک اور 70 زخمی ہوئے۔

روس کی پیشکش

روس نے کشمیر کے مسئلہ پر ثالثی کی پیشکش کر دی ہے ریڈیو ماسکو نے ایک تبصرے میں کہا کہ روس پاکستان کے ساتھ تمام سیاسی مسائل کے حل میں بالعموم اور کشمیر کے مسئلے پر بالخصوص تعاون کے لئے تیار ہے۔ تبصرے میں پاکستان اور بھارت دونوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اختلافات دور کر کے امن اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کریں۔

سیرالیون میں جنگ

مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں باغیوں اور نائیجیریا کی قیادت میں مغربی افریقہ کی مداخلتی فورسز ایکوماک کے درمیان شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے باغیوں سے کہا ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں۔

یکم جنوری سے یورو کا اجراء

یکم جنوری 1999ء سے مشترکہ یورپ کی کرنسی یورو کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مضبوط ترین کرنسی ہوگی جو تمام یورپی کرنسیوں کو کھا جائے گی۔ یورو 15- ممالک میں رائج ہوگی۔ ان میں برطانیہ ڈنمارک سویڈن اور یونان شامل نہیں ہیں۔

ملکی خبریں

ناہید خان آزاد کشمیر میں

پنجاب کی پولیس گذشتہ کئی روز سے بینظیر بھٹو کی سیکرٹری مس ناہید خان کی گرفتاری کے لئے چھاپے مار رہی ہے اور کوشش کر رہی ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ ناہید خان بحفاظت آزاد کشمیر پہنچ گئی ہیں جہاں ان کو پورے پروٹوکول اور اعزاز کے ساتھ رکھا گیا ہے۔

سندھ گیس کے ذخائر

صوبہ سندھ کے ضلع خیرپور کے علاقے سیون سے گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں یہاں سے 8- کھرب کیوبک فٹ گیس ملنے کا امکان ہے دو کنوؤں کی کھدائی اکتوبر 98ء میں شروع ہوئی تھی۔ یہ پاکستان برطانیہ اور آسٹریا کی کمپنیوں کا مشترکہ منصوبہ تھا۔ اس کنویں سے پیداوار 2000ء تک شروع ہوگی۔

حکومت کے خلاف تحریک

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف تحریک کا فیصلہ متفقہ ہوگا۔ صرف ہمارا ہی فیصلہ نہیں ہوگا۔ عوامی اتحاد کے جو فیصلے ہونگے اتفاق رائے سے ہونگے۔

پہلی خواتین یونیورسٹی

راولپنڈی کے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ملک کی پہلی خواتین یونیورسٹی نے کام شروع کر دیا ہے۔ ابتداء میں 225 طالبات نے داخلہ حاصل کیا۔ اس یونیورسٹی کا نام فاطمہ جناح ویمن یونیورسٹی رکھا گیا ہے۔ افتتاح قرآن خوانی سے ہوا۔

ایم کیو ایم کے دہشت گرد کے انکشافات

ایم کیو ایم کے گرفتار شدہ دہشت گرد ناصر نے بتایا ہے کہ ہم لوگوں کو کھلے میدان میں لاتے۔ قتل کر کے بوری بند نعشیں پھینک دیتے۔ اس نے بتایا کہ میں نے صرف قتل و غارت کی۔ کبھی بھتہ وصول نہیں کیا اور نہ ڈاکہ مارا ہے۔ 6- افراد پر مشتمل ہمارا گروہ ہڑتال کے دوران فائرنگ کر کے عوام میں خوف و ہراس پھیلاتے تھے۔ کام نکل جانے کے بعد ایم کیو ایم اپنے ساتھیوں کو مسل دیتی ہے۔

پیسے مل گئے

وزیر خزانہ و تجارت اسحاق ڈار نے بتایا ہے کہ امریکہ سے ایف سولہ طیاروں کی رقم موصول ہو گئی ہے انہوں نے بتایا کہ یہ رقم قرضوں کی ادائیگی میں صرف ہوگی۔

سی آئی اے سنٹر اڑانے کی دھمکی

سی آئی اے سنٹر کراچی کو بم سے اڑانے کی دھمکی کے بعد عمارت پر سخت پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ ایک مذہبی تنظیم کے دو افراد کی سی آئی اے پولیس کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد یہ دھمکی دی گئی تھی۔

اسلم بیگ کا مطالبہ

پاکستانی عوامی اتحاد کے مرکزی رہنما جنرل (ر) اسلم بیگ نے اتحاد کے صدر طاہر القادری سے کہا ہے کہ وہ عید کے بعد سربراہی اجلاس بلائیں تاکہ اختلافات کو ختم کیا جا سکے اور عوامی اتحاد کو ٹوٹنے سے بچایا جا سکے۔ بینظیر بھٹو اگر طاہر القادری سے خوش نہیں تو اپنا صدر لے آئیں۔ تاہم بینظیر بھٹو کو اتحادی پارٹیوں کے فیصلوں کو قبول کرنا پڑے گا۔

30- افراد کا قاتل گرفتار

کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن میں بکتر بند گاڑی پر فائرنگ ہوئی۔ 30- افراد کے قتل کا ملزم پکڑا گیا۔ لیاقت آباد میں گشت کے دوران فائرنگ سے بکتر بند گاڑی کی ونڈ سکرین ٹوٹ گئی۔ گل بہار پولیس نے ایم کیو ایم کے دو یونٹ انچارجوں سمیت ایک خطرناک ملزم قیصر عباس رضوی کو گرفتار کر لیا جو پولیس کانسٹیبل اور نیوی کے ایک اہلکار سمیت 30- افراد کے قتل کا مجرم ہے اور متعدد دیگر وارداتوں میں بھی مطلوب ہے۔

سود کا متبادل نظام

وفاقی حکومت سودی نظام کا متبادل بتانے کے لئے اگلے ہفتے شریعت کورٹ میں رٹ دائر کرے گی۔ عدالت نے 93-92 میں سود کو غیر اسلامی قرار دیا تھا لیکن اس کا متبادل تجویز نہیں کیا تھا۔ حکومت اپنی رٹ میں عدالت سے رہنمائی کی درخواست کرے گی۔ وفاقی وزیر قانون نے بتایا کہ اس رٹ کا مضمون اہم ہے اس لئے حکومت عوام کو اعتماد میں لینے کے لئے رٹ کا مضمون اخبارات کو جاری کرے گی۔

بینظیر کو عدالت نے روکا

احتساب بیورو کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمان نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو کو بیرون ملک جانے سے عدالت نے روکا ہے۔ اگر عدالت جانے کی اجازت دے دے تو حکومت اور احتساب بیورو کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

دو ماہ میں کامیابی

سندھ کے انسپکٹر جنرل پولیس رانا مقبول احمد نے بتایا ہے کہ ہم نے دو ماہ میں گذشتہ آپریشن سے کہیں بڑھ کر کامیابی حاصل کی ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

سیل - سیل - سیل
5- جنوری تا 12- جنوری 1999ء
نیو کامران شوز
گولبازار ربوہ

رمضان سیزن ڈسکاؤنٹ
جرمن سیل بند ہومیو پیتھک ادویات سے تیار شدہ ہماری سیل بند ادویات پوٹینسیاں اور 117 ہومیو پیتھک ادویات کا بکس اب پہلے سے بھی کم قیمت پر!
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ